

مَقَالَاتٌ وَمَضَامِين

سلسلہ مکاتیب حضرت بنوریؒ

مکاتیب حضرت بنوریؒ

بنام حضرت مولانا محمد انور تائبی مدظلہم
انتخاب و ترجمہ: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت بنوریؒ بنام حضرت مولانا محمد انور تائبی مدظلہم (۱)

باسمہ تعالیٰ

برادر گرامی قدر محترم مولانا محمد انور صاحب زادکم اللہ قدرًا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

نامہ کرم ٹیلی فون کے بعد پہنچا، صرف آپ کی خوش نودی کے لیے حاضری کا ارادہ ہو گیا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ حاضر ہوں گا، نہ تقریر کی اہلیت نہ سفر کے لیے فرصت، نہ کسی اور مصروفیت کے لیے موزونیت۔ خدا کرے آپ کے مزاج گرامی اور حضرت والد محترم (۲) بخیریت ہوں، موصوف کی خدمت میں سلام و درخواست دعا ہے۔ والسلام

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

۹ ربیع الآخر ۱۳۸۶ھ

برادر گرامی مفاخر مولانا محمد انور صاحب

وفّقکم اللہ لکلّ خیر، وجعلکم خیر خلفٍ لخیر سلفٍ، آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تحیتہ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ!

صفر المظفر
۱۴۴۸ھ

اور جنہوں نے (اس کو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ (قرآن کریم)

حضرت مولانا شیر محمد صاحب آپ کے والد محترم کی وفات سے بہت صدمہ ہوا تھا، وقت پر نامہ تعزیت نہ لکھ سکا، بعد میں تعزیت خلاف سنت معلوم ہوئی، اس لیے شرعی یا رسمی تعزیت سے مُقَصَّر رہا، لیکن الحمد للہ قلبی ولسانی دعوات و ذکرِ خیر میں تقصیر نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، اور رحمت و رضوان سے سرفراز فرمائے، بینات میں چند حرف لکھنے کا ارادہ تھا، وہ بھی نہ ہو سکا۔ الحمد للہ کہ ان کی شخصیت و حیثیت ان اخباری تذکروں سے بالاتر ہے، تاہم تاریخ اور دن اور وقت سے دوبارہ مطلع فرمائیں، اور مشائخ اور مشائخ طریقت کا ذکر فرمائیں، اگر موقع ملا تو چند سطریں تحریر کروں گا۔ رہی ان کی وصیت تو یہ ان کا حسن ظن ہے، اور اہل اللہ کا حسن ظن بھی ہمارے (لیے) باعثِ نجات ہے، جو صبح و خیر خواہی ممکن ہوگی، اس میں تقصیر نہ ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ!

خدا کرے کہ آپ اور برادرِ انم عبدالغفور صاحب (۳) اور مولوی غلام محمد صاحب (۴) سب بخیر ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو والد محترم کا صحیح اور بہترین جانشین بنائے، اور امت کو آپ سے نفع پہنچائے، آمین! دعواتِ صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ مولوی عبدالغفور صاحب کو سلام مسنون!

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

۱۲ شوال ۱۳۸۶ھ

أخي في الله شيخ محمد أنور، نور الله قلبه، وزاده نورًا!

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته!

آپ کا والا نامہ باعثِ شرف ہوا، آپ کے فضل و کمال کے لیے شکر گزاری کے جذبے کے ساتھ اسے پڑھا؛ کیونکہ طویل مدت سے میں خود کو محروم پاتا ہوں، کسی خیر کی توفیق نہیں مل رہی، اور میری زندگی ان دنوں ایسی ہے کہ گویا اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔ آپ کی جانب سے خوش خبری اور خواب میری پیاس کی سیرابی اور یاس و قنوطیت کے اندھیروں میں روشنی کا سامان بنا۔ بخوبی واقف ہوں جیسا کہ سیدنا (امام) مالک کا قول ہے: ”الْوَيْ يَأْتِسُّ وَلَا تَعُورُ“، یعنی ”اچھا خواب، باعثِ مسرت و بشارت تو ہوتا ہے، دھوکے میں نہیں ڈالتا۔“ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل زیادہ وسیع ہے اور اس کے کرم سے زیادہ امیدیں ہیں، وہ اپنے بندوں پر جیسے چاہے فضل فرمائے۔ بہر کیف یہ خواب دیکھنے والے کے لیے بھی باعثِ بشارت ہے اور جس کے لیے دیکھا گیا اس کے لیے بھی۔ اس خواب سے آگاہی پر آپ کا شکر گزار ہوں، اور ہمیں امید ہے کہ مبارک ثابت ہوگا۔

(اور) وہ (جھٹلانے والے) ہمیشہ اس (دوزخ) میں رہیں گے۔ (قرآن کریم)

آپ اپنے جائے سکونت کو واپس لوٹ گئے اور مجھے اطلاع ہی نہ ہوئی، خیال تھا کہ الوداع کہوں گا، کئی روز بعد علم ہوا کہ کان میں درد اور تکلیف کی بنا پر آپ لوٹ گئے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا و عافیت کاملہ عطا فرمائے۔

برادرِ کریم سے امید ہے کہ مجھے نیک دعاؤں سے فراموش نہ فرمائیں گے کہ میرے دبیز حجابات زائل ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ میری زندگی معاصی اور خطاؤں سے پاک فرمادیں، اور آپ کا اجر اسی اللہ سے مل سکتا ہے جو نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

نوٹ: یہ مکتوب، عربی سے اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔

برادرِ گرامی مفاخر مولانا محمد انور وفقہ اللہ لکلّ خیر وسعادة!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نامہ گرامی مشتمل بر بشارات موصول ہوا، أحسن اللہ إلیکم وجزاکم خیراً۔ حضرت والد صاحب (مولانا سید محمد زکریا بنوری رحمۃ اللہ علیہ) کو سنایا، بہت خوش ہوئے، اور اس کو کتاب ”المبشرات“ میں درج کیا۔ نیز آپ کے ہدیہ ایصالِ ثواب درود شریف اور کلمہ طیبہ سے بہت محفوظ ہوئے، سلام و دعا فرماتے ہیں۔

والسلام

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

۲۶ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

۶ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

برادرِ گرامی، أخي فی اللہ، ورفیق فی سبیل اللہ، نور اللہ قلبک، وزادک نوراً!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں سخت آزمائش اور حد درجہ قلبی و ذہنی تکلیف میں مبتلا تھا، شاید میری زندگی میں اس سے زیادہ

صفر المظفر
۱۴۴۸ھ

اے بنی اسرائیل! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے اور میرے ساتھ کیا ہوا اقرار پورا کرو۔ (قرآن کریم)

غم و اندوہ کے دن نہیں گزرے، حتیٰ کہ بلاء شدید کے اس گھبراؤ میں درس بخاری میں بھی حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ برادر گرامی! انہی لمحات میں آپ کے والا نامہ کی صورت میں ہاتھ غیبی آیا، جو میرے رنجیدہ دل کے لیے ڈھارس اور غم و اندوہ میں تخفیف کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے حقیقی معنوں میں ربانی بشارت بنائے، اور مجھ پر ایسا بوجھ نہ ڈالے جس کا مجھ میں تحمل نہیں، بلاشبہ وہ نہایت شفیق، مہربان، سمیع اور قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے برادر عزیز کے لیے اس کی مرضیات کی توفیق کا سوالی ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم علیہ صلوٰۃ و سلامہ کے طفیل ان کی آخرت کو دنیا سے بہتر بنائے، ہم سب کو سعادت مند بنائے، ہمیں بد بختوں میں سے نہ بنائے، ہماری شامت اعمال کی بنا پر ہمیں رسوا نہ فرمائے، ہمیشہ اپنی ستاری کی حسین چادر ہم پر تانے رکھے، وہی ہمارے لیے کافی اور بہترین کار ساز ہے۔

و سلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا مخلص محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

نوٹ: یہ مکتوب، عربی سے اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔

حواشی

۱۔ حضرت مولانا محمد انور تائبی مدظلہم حضرت والد صاحب کے چچا سسر اور جامعہ انوار العلوم (سکھر) کے رئیس و شیخ الحدیث ہیں۔ غالباً سنہ ۱۳۳۵ھ میں حضرت مولانا شیر محمد تائبی رحمہ اللہ کے گھر میں آنکھ کھولی۔ اپنے والد حضرت مولانا شیر محمد تائبی کی آغوش تربیت میں تعلیم و تربیت پائی، بعد ازاں سعودی عرب کے کبار علماء سے استفادہ کیا، شیخ محمود طرازیؒ سے انہیں اجازت حدیث حاصل ہے۔ کچھ عرصے سے علیل ہیں، قارئین سے ان کی صحت یابی کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

۲۔ حضرت مولانا شیر محمد صاحب تائبی رحمہ اللہ، مکتوب الیہ مولانا محمد انور صاحب مدظلہم کے والد اور راقم کے پرانا ناٹھ۔ حضرت مولانا شیر محمد صاحب تائبی کے تین بیٹے تھے: بڑے بیٹے مولانا گل محمدؒ، مچھلے بیٹے مولانا محمد انور صاحب اور چھوٹے بیٹے مولانا غلام محمدؒ۔ حضرت والد ماجد رحمہ اللہ نے مولانا شیر محمد تائبی کی وفات کے موقع پر تاثراتی تحریر میں لکھا تھا: ”مغربی پاکستان کے علاقہ سندھ کے ایک مشہور اور معزز عالم دین مولانا شیر محمد صاحبؒ نے ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ کی شب میں داعی اجل کو لبیک کہی۔ موصوف، سندھ کے محقق عالم، متواضع درویش اور منکسر المزاج بزرگ تھے، باخدا شخصیت تھی، صرف و نحو کے امام تھے، مسائل صرف اور دقائق نحو سے شغف کیا عشق تھا، علم صرف میں ایک عمدہ کتاب کے مصنف تھے، اور سکھر میں دینی درس گاہ (جامعہ انوار العلوم، سکھر) کے مؤسس تھے۔ موت بھی عجیب ہوئی، ۲۴ رمضان کی صبح کو غسل کی، نئے کپڑے زیب تن کیے، گویا سفر کی تیاری ہے، دن بھر روزہ رہا، قبل افطار زیادہ طبیعت خراب ہوئی، معمولی علالت کا سلسلہ پہلے ہی سے چلا آ رہا تھا، کچھ وصیتیں

میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ (قرآن کریم)

فرمائیں، افطار کے وقت غنودگی بڑھ گئی، جس کی وجہ سے افطار نہ ہوسکا، بالآخر نصف شب ۲۵ رمضان کو روح، نفسِ عنصری سے ”اللہ اللہ“ کہہ کر پرواز کر گئی: إنا لله وإنا إليه راجعون! سبحان الله! موت کیا تھی؟! گویا زندگی کا رخ دنیا سے عالمِ آخرت کی طرف مڑ گیا، اور طرفۃ العین میں عالمِ فانی سے کٹ کر عالمِ آخرت سے جڑ گئے، راقم الحروف کے کرم فرما اور دعا گو تھے۔“ (یادرفنگاں، ص: ۴۴ و ۴۵، مکتبہ بینات) اسی تاثراتی تحریر کے آخر میں حضرت کے صاحب زادے اور مکتوب الیہ مولانا محمد انور صاحب مدظلہم کے متعلق حضرت والد ماجد رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”خدا کا شکر ہے کہ ان کے خلفِ رشید برادرِ مولا محمد انور صاحب موجود ہیں، ان سے توقع ہے کہ وہ مرحوم باپ کی جانشینی کا حق ادا کر سکیں گے۔“ (ایضاً، ص: ۴۵) حضرت مولانا شیر محمد تائبی رحمہ اللہ ہی ہمارے ننھیال کی وہ پہلی شخصیت ہیں جن سے حضرت والد ماجد کی سب سے پہلے ملاقات ہوئی اور وہی ملاقات ہمارے ننھیال سے والد ماجد کے تعلق کا ذریعہ بنی۔

۳۔ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مدظلہم، جامعہ کے قدیم فاضل، حضرت والد ماجد رحمہ اللہ کے شاگردِ رشید، مدرسہ صولتیہ و جامعہ ام القریٰ (مکہ مکرمہ) کے سابق استاذ۔ ۱۶/۱۲ ذوالقعدہ ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ پہلے جامعہ خیر المدارس سے استفادہ کیا اور اس کے بعد ۱۳۸۱ھ میں جامعہ سے درسِ نظامی کی تکمیل کی، والد ماجد حضرت بنوریؒ کے خاص تلامذہ میں سے ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں سندھ یونیورسٹی سے دکتورا کیا۔ متعدد کتابوں کے مؤلف ہیں۔ مکہ مکرمہ میں عرصہ دراز سے مقیم ہیں، حضرت بنوریؒ حرمین کے اسفار میں ان کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ بہت سے عرب علماء و مشائخ سے انہیں اجازتِ حدیث حاصل ہے، جن میں شیخ محمد یٰسین فادانی، شیخ سلیمان صنیع، شیخ عبد الحفیظ فاسی، شیخ عبدالستار دہلوی، شیخ عبدالباقی انصاری لکھنؤی اور شیخ عمر بن حمدان الحسری نمایاں ہیں۔ عرصہ دراز سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہونے کی بنا پر عرب و عجم کے اہل علم ان سے استفادہ کر رہے ہیں، باریک الله فی حیاتہ مع الصحۃ والعافیۃ۔

۴۔ حضرت مولانا غلام محمد تائبی رحمہ اللہ، جامعہ کے قدیم فاضل، حضرت والد ماجد کے شاگرد و چچا سر، حضرت مولانا شیر محمد تائبیؒ کے چھوٹے فرزند، میرے نانا حضرت مولانا گل محمدؒ کے چھوٹے بھائی اور میری والدہ ماجدہ دام ظلہا کے چچا تھے۔ جامعہ انوار العلوم سکھر کے سابق استاذ الحدیث، راسخ عالم دین، درویش صفت، صوفی منش، زہد پسند شخصیت تھے۔ ۱۶/۱۲ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۸/جنوری ۲۰۲۴ء بروز جمعہ تقریباً ۸۷ سال کی عمر میں سفرِ آخرت پر روانہ ہوئے۔

..... ❁ ❁ ❁